احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۲۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | منگل: ۱۶- شعبان ۱۴۱۳ھ، ۹- تبلیغ ۱۳۷۱ ہش، ۹- فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۳۴

توکل انسان کو کامیاب کرتا ہے

اصل میں توکل ہی ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو کامیاب و بامراد بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) جو اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے بشرطیکہ سچے دل سے توکل کے اصلی مفہوم کو سمجھ کر صدق دل سے قدم رکھنے والا ہو اور صبر کرنے والا اور مستقل مزاج ہو۔ مشکلات کو دیکھ کر پیچھے نہ ہٹ جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے ۳۷ ویں سال کے آغاز کا اعلان

ساری جماعت نیکیوں میں آگے قدم بڑھانے لگے تو انقلاب بہت تیزی سے برپا ہو سکتا ہے

دعوت الی اللہ میں فی الحقیقت سب شامل ہو جائیں تو جماعت چند سالوں میں دیکھتے دیکھتے کہیں سے کہیں پہنچ جائے گی

اعلیٰ کارکردگی دکھانے والوں کے نام بیان کرنے کا مقصد مسابقت کی روح پیدا کرنا اور کمزوروں کیلئے دعا کرنا ہے

خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۵۔ فتح ۱۳۷۱ ہش (۲۵۔ دسمبر ۱۹۹۲ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قادیان مجمع اقوامِ عالم بن رہا ہے

گذشتہ سال ان دنوں جمعہ کے روز قادیان میں وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان کرنے کی توفیق عطا ہوئی تھی اور آج بھی وہاں جمعہ کا دن جلسہ کی طرح منایا جا رہا ہوگا اور خدا کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے مخلصین اس وقت قادیان میں جمع ہو چکے ہیں اور اگرچہ جلسہ کل سے شروع ہوگا۔ لیکن آج کا جمعہ بھی عملاً جلسہ کا ہی حصہ بن جائے گا۔ اس لئے سب سے پہلے تو میں اپنی طرف سے، جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے اور تمام دنیا کی جماعتوں کی طرف سے حاضرین جلسہ قادیان کو محبت بھرا اسلام اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور پھر اہل پاکستان کی طرف سے خصوصیت کے ساتھ۔ ہزارہا احمدی پاکستان سے بھی اس جلسہ میں شریک ہو رہے ہیں۔ اس جلسہ کی افتتاحی تقریر کی متبادل تقریر کل صبح (اللہ نے چاہا تو) یہاں کے وقت کے مطابق ۱۰ بجے شروع ہوگی بلکہ ۱۰ بجے سے کچھ پہلے ہی یہ کارروائی شروع ہو جائے گی۔ اسے باقاعدہ افتتاحی کارروائی تو نہیں کہنا چاہئے۔ کیونکہ غالباً جس وقت میں یہاں خطاب کروں گا اس سے پہلے وہاں افتتاح ہو چکا ہوگا۔ بہرحال جو احباب یہاں پہنچ سکتے ہوں وہ انتظام سے یہ پوچھ کر کہ اگر اتنی گنجائش ہو کہ لندن کے سب لوگ یہاں سما سکیں تو وہ یہاں آجائیں۔ ورنہ پھر اپنی اپنی جگہ ٹیلی ویژن پر دیکھیں اور اس طرح کل کا جلسہ درحقیقت ایک بہت ہی وسیع عالمگیر جلسہ بن جائے گا۔ قادیان سے جلسوں کا آغاز ہوا اور قادیان ہی کی طرف واپسی کے آثار نظر آرہے ہیں۔ ایک سو سال کے لمبے چکر کے بعد، لمبے سفر کے بعد اب قادیان ہی مجمع اقوامِ عالم بنتا جا رہا ہے۔ اور کل (اللہ نے چاہا تو) جو جلسہ وہاں شروع ہوگا اس کا ایک حصہ یعنی میری تقریر تمام دنیا کی جماعتیں سن بھی رہی ہونگی اور دیکھ بھی رہی ہونگی اور کچھ جماعتیں اس طرح شریک ہونگی کہ ان کے کوئی نہ کوئی نمائندے وہاں پہنچے ہوئے ہوں گے تو ایک بہت ہی عظیم الشان اور خوشیوں کا دن ہے جو کل طلوع ہوگا۔ لیکن آج کا جمعہ بھی درحقیقت اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اور اس وقت بھی خدا کے فضل سے تمام دنیا کی جماعتیں اس جمعہ میں ان معنوں میں شامل ہیں کہ دیکھ رہی ہیں اور سن رہی ہیں۔ اور ہر ایسے موقعہ پر جو اطلاعیں ملتی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ بالکل نئے اور تازہ ولولے پیدا ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ خوشی تو اس بات کی پہنچتی ہے کہ جماعت خدا کے فضل سے بہت ہی زرخیز مٹی ہے۔ جو بات کہی جائے وہ اس زرخیز مٹی پر پڑتی ہے جو اسے قبول کرتی ہے اور پھر بڑی تیزی سے نیکی کے بیج نشوونما پاتے ہیں۔ اب تو روزانہ ڈاک میں بکثرت ایسے خط ملنے لگے ہیں کہ ہم فلاں معاملے میں کمزور تھے۔ فلاں معاملے میں کمزور تھے۔ دیانتدار اپنے آپ کو سمجھتے تھے لیکن حقیقت میں دیانت کا تصوّر نہیں تھا۔ خیانت سے پاک سمجھتے تھے مگر اب پتہ چلا ہے کہ خیانت ہوتی گیا ہے اور ہم یہ عہد کر چکے ہیں اور خدا کے فضل سے نئی زندگیوں کا آغاز کر رہے ہیں۔ اسی طرح عبادات کے سلسلہ میں بھی جو خطوط ملتے ہیں ان سے روح تازہ ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی جماعت کی عالمی تربیت کے ایسے عمدہ انتظام فرما دیئے ورنہ ایک (امام جماعت) کے لئے ناممکن تھا کہ ساری دنیا کی جماعتوں پر نظر رکھتا۔ ان تک پہنچ سکتا اور براہ راست ان سے مخاطب ہو کر اُن کے دلوں میں نئے ولولے پیدا کر سکتا۔ لیکن اب خدا نے یہ ایسے عجیب انتظام فرما دیئے ہیں کہ جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

اب میں وقفِ جدید کے سالِ نو کے اعلان کی طرف آتا ہوں۔ اس وقت تک وقفِ جدید پر چھتیس ۳۶ سال گذر چکے ہیں اور آج ۳۷ ویں سال کے آغاز کا اعلان کیا جائے گا۔ سب سے پہلے جب ۱۹۵۷ء کے آخر پر وقفِ جدید جاری ہوئی تو حضرت اقدس (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے خود اپنے ہاتھ سے وقفِ جدید کی مجلس میں پہلا نام میرا لکھا۔ اگرچہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو ہر لحاظ سے مجھ پر فوقیت حاصل تھی۔ عمر کے لحاظ سے بھی بزرگ تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(رفیق)[۱] بھی تھے۔ اس لئے میری حیاء کا تقاضا تو یہ تھا کہ میں کبھی بھی اس بات پر اصرار نہ کرتا کہ میرا نام پہلے لکھا گیا ہے لیکن حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے ہاتھ کے لکھے ہوئے نام کی ایسی حرص تھی، ایسی لالچ تھی کہ ایک موقعہ پر جبکہ وہ صدر مقرر ہوئے تھے۔ ان کا لسٹ میں پہلے نام آنے لگا تو میں نے عاجزانہ طور پر درخواست کی کہ کیونکہ یہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے اگرچہ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا مگر مجھے اسی نمبر پر رہنے دیا جائے۔ اس میں ایک (خدائی خبر) بھی تھی کہ خدا مجھے وقفِ جدید کے سلسلہ میں غیر معمولی خدمت کی توفیق بخشے گا اور اب وقفِ جدید کا نیا دور شروع ہوا ہے تو اب مجھے سمجھ آرہی ہے کہ کیوں حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے میرا نام پہلے لکھا تھا۔ کیونکہ اس وقت تو تصوّر میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے (امامت) کے منصب پر فائز فرمائے گا اور وقفِ جدید کی تحریک کو عالمی بنانے کا خیال دل میں پیدا فرمائے گا اور پھر اس کی توفیق بخشے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ہمیں خوشیوں کے یہ دن دکھائے کہ وہ تحریک جو صرف پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش تک محدود تھی اُسے عالمی تحریک بنانے کی توفیق ملی اور جماعت احمدیہ کو بڑی ہی محبت اور خلوص کے ساتھ اس آواز پر لبیک کہنے کی توفیق ملی۔

مالی نظام کی غیر معمولی کامیابی

جماعت احمدیہ کا جو یہ پہلو ہے (–) جماعت کی یہ نمایاں (–) خوبی (ہے)۔ اس پیغام کو سَو سال ہو چکے ہیں۔ سَو سال میں کتنی ہی نسلیں ایک دوسرے کے بعد آتی ہیں اور تھک ہار کر بیٹھ رہا کرتی ہیں اور مالی نظام تو خصوصیت کے ساتھ بہت ہی زیادہ ابتلاء میں ڈالے جاتے ہیں۔ ابتلاء ان معنوں میں کہ مالی لحاظ سے ۱۰۰ سال کے اندر کام کرنے والوں کی دیانتیں بدل جاتی ہیں۔ ان کے اخلاص بدل جاتے ہیں۔ قربانی کرنے والوں کا معیار بدل جایا کرتا ہے اور اس پہلو سے وہ مالی نظام جو خالصۃً طوعی تحریک پر مبنی ہو اس کے لئے ایک سَو سال تک کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتے رہنا (غیر معمولی کامیابی ہے)۔ خاص طور پر جبکہ دنیا کے رجحان اس کے برعکس چل رہے ہوں۔ جبکہ مالی قربانی کا تصور عملاً مٹتا چلا جا رہا ہو جبکہ حکومتوں کی دولت پر کام چلائے جاتے ہوں اور انفرادی کوشش اور محنت اور اخلاص کے ساتھ اعلیٰ مقاصد کے لئے روپے پیش کرنے کا تصوّر اگر پہلے بعض قوموں میں تھا بھی تو کم ہوتا چلا جائے۔ دنیا میں جتنی بھی قومیں نیکی کے نام پر خرچ کرتی ہیں ان کے متعلق بلا خوفِ اختلاف یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر آنے والے سال میں لوگوں کے جذبے میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ نیک کاموں پر از خود خرچ کرنے کا رجحان کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کا گراف اس سے بالکل مختلف ہے اور حیرت انگیز وفا کے ساتھ اپنے اس اسلوب کو قائم رکھے ہوئے ہے کہ ہر آنے والا سال جماعت کی مالی قربانی کی روح کو کم کرنے کی بجائے بڑھا رہا ہے (–) ساری دنیا کی طاقتوں کو میں کہتا ہوں کہ مل کر زور لگا کر دیکھ لیں۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) جیسی کوئی مالی قربانی کرنے والی جماعت کہیں ہو تو لا کر دکھائیں۔ دنیا کے سامنے وہ چہرے تو پیش کریں۔ وہ کون لوگ ہیں جو اس طرح اخلاص اور وفا کے ساتھ اور بڑھتی ہوئی قربانی کی روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنے اموال پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ چونکہ اموال کی باتیں ہیں اس لئے میں اموال کی بات کر رہا ہوں ورنہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ نیکیوں کے ہر میدان میں آگے بڑھ رہی ہے۔ کسی میدان میں بھی پیچھے نہیں رہ رہی۔ وقتی طور پر جہاں بعض دفعہ اخلاقی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں جب بھی توجہ دلائی جائے تو فوری طور پر اس کا ردِّ عمل پیدا ہوتا ہے اور غلط راہوں پر جانے والے لوٹ آتے ہیں۔ اور پھر صحیح رستے پر قافلے کے ساتھ مل کر چلنے لگتے ہیں۔

نیکیوں کی آواز پر لبیک کہنے کا مادہ

پاکستان میں بھی بعض خرابیاں مثلاً ویڈیو کیسٹ کے غلط استعمال سے متعلق شروع ہوئیں۔ میں نے ایک خطبہ میں اعلان کیا تھا کہ بعض گندی رسمیں راہ پا رہی ہیں۔ اس سے قومی اخلاق تباہ ہو جائیں گے اور گھروں کے امن اُٹھ جائیں گے اور میاں بیوی کی وفا کے سلسلے ٹوٹ جائیں گے اور ان کے تعلقات میں رخنے پڑ جائیں گے۔ دراڑیں پڑ جائیں گی۔ ہرگز اس رجحان کو پنپنے نہ دیں۔ چنانچہ مجھے پاکستان سے جو خطوط ملے اُن سے میرا دل خدا کے حضور سجدہ ریز ہوا اور بار بار ہوا کہ وہ لوگ جو بعض بدیوں میں مبتلا تھے۔ انہوں نے صاف لکھا کہ ہم ان غلط کاموں میں پڑ گئے تھے۔ اللہ کا احسان ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی جماعت سے وابستہ ہیں اور براہِ راست جب آپ کی آواز ہم تک پہنچی ہے

[۱] اس سے اگلے خطبہ میں حضور انور نے اس امر کی تصحیح فرما دی (ناقل)

تو یہ سارے چھوٹے بُت توڑ کر ہم نے اپنے دلوں سے باہر پھینک دیئے تو جماعت میں نیکی کی آواز پر لبیک کہنے کا جو مادہ ہے (–)۔ جن لوگوں کو عقل ہے، جن کو ہوش ہے، جن کو نفسیات کا کچھ ادنیٰ سا بھی علم ہے وہ یقیناً جانتے ہیں کہ یہ چیز بنانی کسی (–) کا کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تزکیہ عطا ہوتا ہے تو تزکیہ نصیب ہوتا ہے۔ ورنہ اپنی طاقت سے تزکیہ حاصل نہیں ہو سکتا تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے محبت کرنے والی، پیار کرنے والی آپ کی عاشق یہ جماعت اللہ کے فضل کے ساتھ نیکی کے ہر میدان میں آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اپنا سب کچھ اور اپنی اولاد کا سب کچھ اور اپنی جماعت کا سب کچھ جو (–) کے قدموں میں لا ڈالا تھا۔ اس میں برکت پڑ رہی ہے۔ وہ مال بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ان قربانیوں کے معیار اونچے ہو رہے ہیں۔ وہ چھوٹی چھوٹی ڈھیریاں پہاڑوں میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ یہ سلسلہ ہائے کوہ بننے والے ہیں۔ اس لئے نیکی کے ان رجحانات کو ہمیشہ زندہ رکھیں، قائم رکھیں اور آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

وقفِ جدید کے سلسلہ میں جب پہلے سال اعلان ہوا تھا تو مجھے یاد ہے کہ ساٹھ یا ستّر ہزار روپے کا وعدہ تھا۔ اور پھر ہم کوشش کرتے رہے۔ زور لگاتے رہے اور خدا کے فضل سے ہر سال تحریک آگے بڑھتی رہی۔ پھر جب خدا تعالیٰ نے مجھے (امامت) کے منصب پر فائز فرمایا تو اللہ بخش صاحب صادق کو وقفِ جدید کا ناظم مقرر کیا گیا اور ان کے دَور میں بھی نہ صرف تحریک آگے بڑھی بلکہ جس وقت تک میں تھا اس کی نسبت مالی قربانی میں پہلے سے زیادہ تیز رفتار کے ساتھ آگے بڑھی اور اللہ کا بڑا احسان ہے کہ کسی پہلو سے بھی مجھے یہ شکوہ نہیں ہوا کہ اس میں یہ کمزوری آگئی ہے اور یہ بتاتے ہوئے مجھے خوشی ہے۔ کوئی غم نہیں ہے۔ اگر میری کمزوریوں کی وجہ سے پہلے کوئی کمزوری تھی تو اللہ نے احسان فرمایا کہ اُن کمزوریوں کو دور کر دیا اور اب جب باہر آکر عالمی تحریک کی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے یکدم انقلاب برپا ہو گیا ہو۔ مثلاً جو موازنے میرے سامنے ہیں وہ بھی بہت خوشکن ہیں اور بہت ہی عمدہ تصویر پیش کرتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے کسی جگہ بعض کوائف پڑھے تھے اس میں گذشتہ سالوں کے مقابل پر کچھ موجودہ کوائف بھی پیش ہوں گے۔ سردست میں ۹۲-۱۹۹۱ء کا موازنہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

وقفِ جدید کی حیران کُن ترقی

۱۹۹۱ء میں ایک لاکھ اکانوے ہزار چھہتّر (۱,۹۱,۰۷۶.۰۰) پاؤنڈ وعدہ جات تھے جو ۱۹۹۲ء میں بڑھ کر دو لاکھ ۵۷ ہزار دو سَو انسٹھ (۲,۵۷,۲۵۹.۰۰) پاؤنڈ بن گئے۔ یہ خدا کے فضل سے ایک بہت بڑا اضافہ ہے جو ۳۴،۶۴ فی صد بنتا ہے۔ وقفِ جدید ابھی بھی جس تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے یہ حیرت انگیز ہے ورنہ اتنے لمبے عرصہ کے بعد عموماً تحریکوں کے قدم آگے بڑھنے کی رفتار کے لحاظ سے یا موازنے کی رفتار کے لحاظ سے مدھم پڑ جایا کرتے ہیں۔ لیکن جب آپ وصولی کی بات سنیں گے تو مزید حیران رہ جائیں گے۔ ۱۹۹۱ء میں وعدہ ۱,۹۱,۰۷۶/- تھا اور وصولی ۲,۲۰,۶۹۵/- پاؤنڈ تھی جبکہ ۱۹۹۲ء میں وعدہ ۲,۵۷,۲۵۹/- تھا اور یہ وہم سا ہوتا تھا کہ اتنے بڑے اضافے کی وجہ سے شاید پوری وصولی نہ ہو سکے لیکن وصولی اس کے مقابل پر ۳,۳۴,۶۸۸/- پاؤنڈ ہے۔ تو آپ دیکھیں کہ وقفِ جدید کی تحریک اب کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ کروڑوں میں داخل ہو گئی ہے۔ یعنی اس کو پاکستانی روپوں میں تبدیل کر کے دیکھیں تو چند ہزار سے جو تحریک شروع ہوئی تھی اس کو خدا نے اس نئی صدی میں کروڑوں تک پہنچا دیا ہے اور یہ سلسلہ جس رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے اس سے امید ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) اس کے بہت ہی عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں گے۔

افریقہ کا پیسہ افریقہ پر ہی خرچ ہو گا

پاکستان اور بنگلہ دیش اور ہندوستان کے علاوہ بیرونی دنیا میں کام کے لحاظ سے دراصل وقفِ جدید کی اتنی ضرورت نہیں تھی جتنی چندے کے لحاظ سے ضرورت تھی کیونکہ وقفِ جدید کا زیادہ تر کام پاکستان بنگلہ دیش اور ہندوستان میں ایک نہج پر چل پڑا ہے۔ اس لئے میں نے یہ تحریک کی کہ باہر کے ممالک چندے میں شامل ہوں تاکہ ان کاموں کو آگے بڑھایا جائے لیکن افریقہ کے لئے یہ استثناء رکھا گیا ہے کہ افریقہ کا وقفِ جدید کا چندہ وہیں خرچ ہو گا کیونکہ افریقہ کے متعلق پالیسی یہ ہے کہ اس غریب خطۂ ارض کو دنیا کی امیر قوموں نے بہت لُوٹا ہے۔ ان کا خون چوسا گیا ہے اور اب تو اکثر ممالک خوفناک اینیمیا (ANAEMIA) (خون کی کمی کا مرض) کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں نے چند سال پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ جماعت احمدیہ اس رُخ کو پلٹائے گی یعنی آئندہ کبھی افریقہ کا پیسہ باہر نہیں جائے گا۔ بلکہ باہر سے پیسہ افریقہ بھیجا جائے گا۔ چندوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سلسلہ میں بھی یہی پالیسی ہے اور اسی لئے وقفِ جدید افریقہ کی جو بھی رقم ہے وہ افریقہ پر ہی خرچ ہوتی ہے بلکہ باہر کی بھی (اللہ نے چاہا تو) افریقہ پر خرچ کی جائے گی۔

پاکستان بنگلہ دیش اور ہندوستان کے علاوہ جو درمیانی حصہ ہے اس میں زیادہ تر یورپین اور مغربی ممالک ہیں اور پھر انڈونیشیا اور جاپان وغیرہ بھی ہیں جن کے چندے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اب خاص طور پر ہندوستان میں اور پھر بعض دوسری جگہوں پر بھی کام کو آگے بڑھایا جائے گا۔

سب سے نمایاں قدم آگے بڑھانے والا۔ امریکہ

سب سے زیادہ نمایاں آگے قدم بڑھانے والے ملکوں میں سے اس وقت امریکہ قابلِ ذکر ہے۔ امریکہ کے امیر صاحب نے گذشتہ سال مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ہم نے اپنی مجلس عاملہ میں غور کرتے ہوئے یہ سوچا کہ کم سے کم کسی نیکی کے میدان میں تو امریکہ سب دنیا سے آگے بڑھ جائے۔ جرمنی کا نام بار بار سنتے ہیں۔ وہ ہر میدان میں آگے چلا جاتا ہے تو اس سے بھی رشک پیدا ہوتا ہے۔ پس ہم نے اپنے لئے چھوٹی سی تحریک وقفِ جدید چن لی۔ کیونکہ باقی جگہ تو وہ صاف ہتھیار ڈال چکے تھے۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ خدمت کے دوسرے وسیع میدانوں میں تو ہم سے آگے نہیں نکلا جائے گا۔ اس لئے کم سے کم وقفِ جدید کو ہی چن لیں۔ چنانچہ وقفِ جدید کو چن کر انہوں نے محنت کی اور دو دن ہوئے مجھے فون پر ان کی طرف سے یہ پیغام ملا کہ ہم نے خدا کے فضل سے غیر معمولی محنت سے کام لیا۔ (ان کی اس رپورٹ کا کچھ حصہ میں پڑھ کر بھی سناؤں گا) اور اب ہمیں یقین ہے کہ ہم جرمنی سے بہت آگے نکل چکے ہیں۔ میں نے کہا کس طرح یقین ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا اتنا وعدہ تھا جو ۳۰، ۳۵ ہزار پاؤنڈ کے قریب بنتا تھا اور ہم نے جو وصولی اب تک کر لی ہے وہ ۵۰ سے اوپر ہے۔ اس لئے اب جرمنی کے قریب آنے کا بھی کوئی سوال نہیں رہا۔ ہم تقریباً دگنا سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ لیکن جرمنی کی جب رپورٹ ملی تو جرمنی کی وصولی ۵۲ ہزار ۴۶۰ پاؤنڈ تھی یعنی وعدہ سے دگنے سے بھی زیادہ وصولی ہو چکی تھی۔ مجھے اس وقت کسی نے کہا کہ صرف ۳ ہزار کا فرق رہ گیا ہے۔ اگر آپ جرمنی کو بتا دیں تو جرمنی آسانی سے اس کو پورا کر کے پھر آگے بڑھ جائے گا۔ میں نے کہا: دونوں میرے ہی گھوڑے ہیں۔ ایک گھوڑے بیچارے نے زور مارا ہے، کوشش کی ہے۔ آگے بڑھنے والا ہے۔ میں کیوں خواہ مخواہ اس کو اس نیکی سے محروم کر دوں۔ بڑی تمنا کے ساتھ انہوں نے کام کیا ہے اور واقعی بڑی محنت کی ہے۔ انور خانصاحب ان کے سیکرٹری وقفِ جدید تھے۔ انہوں نے سارے ملک میں دورے کئے یا خطوط لکھے اور کوششیں کیں۔

آگے جب اعداد و شمار آئیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ خدا کے فضل سے تعداد کے لحاظ سے بھی بہت اچھا کام کیا گیا ہے۔ ساری دنیا میں چند چھوٹے ممالک کو چھوڑ کر جن میں گنتی کی تعداد ہے غالباً امریکہ نے تعداد میں سب سے زیادہ اضافہ کیا ہے۔ پاکستان کو ہم مقابلے میں شامل نہیں کرتے۔ وہ تو خدا کے فضل سے بہر حال نمبر ایک ہی ہے اور باہر بھی جو قربانی کرنے والے ہیں ان میں بھاری تعداد (جیسا کہ اللہ نے چاہا ہے) ان لوگوں کی ہے جن کا پہلے پاکستان سے تعلق تھا تو اس لحاظ سے بھی پاکستانی پاکستانیوں کا غیر پاکستانی پاکستانیوں کے ساتھ مقابلہ ہو رہا ہے لیکن بہر حال دوسرے بھی خدا کے فضل سے بڑھ رہے ہیں۔ میری تو اب کوشش یہ ہے اور میں بار بار دوسرے ممالک کو توجہ بھی دلا رہا ہوں کہ پاکستان یا ہندوستان والوں نے پیغام کا ابتدائی حق ادا کیا ہے۔ آپ کے ملک تک پیغام پہنچائے۔ نیکیاں رائج کیں۔ کام کرنے کے اسلوب سکھائے اور اب کب تک آپ اسی طرح ان کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ اب وقت آ رہا ہے کہ غیر پاکستانی احمدی بھی دنیا کے ہر ملک میں چیلنج کو قبول کریں اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کریں تو (اللہ نے چاہا تو) وہ وقت بھی آئیں گے اور امید رکھتا ہوں۔ کہ اللہ کرے ہماری اس نسل کی زندگی میں یہ وقت آئیں کہ بڑی بڑی عظیم الشان قومیں خدمتِ دین میں آگے بڑھیں اور پاکستان کے احمدیوں سے یا ہندوستان کے احمدیوں سے کسی ملک میں بھی بستے ہوں نیکیوں میں آگے بڑھنے کا مقابلہ کریں اور پھر بعض میدانوں میں آگے بڑھ کر دکھائیں۔

جرمنی کے بعد کینیڈا نمبر ۴ ہے اور کینیڈا نے بھی اس دفعہ خدا کے فضل سے بہت محنت کی ہے۔ بہت اچھا کام ہے۔ اس کے کام کے چند نمونے میں آپ کو پڑھ کر سناؤں گا۔ برطانیہ کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ ثابت قدم ہے۔ جہاں تھا اس سے نیچے نہیں گرا اور جیسا کہ ۱۸ ہزار پاؤنڈ کا وعدہ تھا وہ انہوں نے پورا کر دیا ہے۔ ہندوستان میں اس دفعہ کچھ کمی آئی ہے اور اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ آخری دنوں یعنی نومبر دسمبر کے ہی دو مہینے خصوصیت کے ساتھ ہیں جن میں وصولی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ لیکن وہاں کے حالات بہت بگڑ گئے اور وقفِ جدید قادیان کے لئے دورے کا تو سوال نہیں تھا خط و کتابت کے ذریعہ بھی جماعتوں تک پہنچنا مشکل ہو گیا اور بہت ہی بگڑے ہوئے حالات تھے۔ کچھ مزاج بگڑے۔ نقصانات میں جماعت کے بھی بعض نقصانات ہوئے ہیں لیکن خدا کے فضل سے نسبتاً بہت کم ہیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ ہندوستان کی جماعتیں بھی جہاں یہ آواز پہنچ رہی ہو اپنے طور پر کوشش کریں۔

نیکی کے میدان میں بڑ کے درخت کا نمونہ اختیار کریں

نیکی تو وہی ہوتی ہے جو اپنی ذات میں قائم ہو جائے اور جڑیں قائم کر لے۔ اس پہلو سے ہمیں بڑ کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے۔ درخت بعض دفعہ بڑے بڑے تناور ہو جاتے ہیں اور بہت دور دور تک پھیلتے ہیں۔ لیکن وہ درخت جو ہمیشہ ایک ہی جڑ سے تعلق رکھ کر اُس سے خوراک حاصل کرتے ہیں۔ ان کے پھیلاؤ کے دائرے محدود رہتے ہیں۔ اور ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے لیکن بڑ کے درخت میں یہ خوبی ہے کہ جوں جوں پھیلتا ہے نئی شاخیں زمین کی طرف جھکاتا ہے۔ جو زمین تک پہنچ کر جڑیں بن جاتی ہیں اور یہ ان جڑوں سے گویا اسی درخت کے نئے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ جو نئے درخت کے طور پر نہیں بلکہ پہلے درخت کے مددگار بن کر تعلق کاٹے بغیر اس کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس طرح یہ سلسلہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ ہندوستان میں میں نے بڑ کا ایک ایسا درخت دیکھا تھا جو غالباً ہزار سال سے بھی زائد کا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت بدھؑ کے زمانے کا ہے۔ بہر حال جو بھی اس کا زمانہ تھا لیکن یہ میں نے دیکھا کہ اتنا پھیل چکا تھا کہ ہمارا بڑے سے بڑا جلسہ سالانہ یعنی اڑھائی لاکھ والا جو جلسہ سالانہ تھا وہ اس کے اندر سما سکتا تھا۔ پارکنگ LOTS بھی بن سکتی تھیں۔ پھر بھی جگہ باقی رہ جاتی تھی۔ تو جماعت احمدیہ کو جو درخت کے مشابہ قرار دیا گیا ہے اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا ہے کہ میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان شاخوں میں بھی از سرِ نو درخت بننے کی صلاحیت رکھی گئی ہے۔ اس لئے جہاں جہاں بھی جماعتیں پھیلتی ہیں وہ وہاں زمین میں اپنی جڑیں پیوست کریں اور خود نشو و نما حاصل کرنا شروع کریں۔ محض پرانی جڑوں پر انحصار نہ کریں۔

اس پہلو سے ہر ملک کے باشندوں کو چاہیئے کہ وہ پاکستانی یا ہندوستانی نسل کے لوگوں سے جن پر سب سے پہلے احمدیت کی ذمہ داری ڈالی گئی اُن پر اپنا انحصار ان معنوں میں نہ رکھیں کہ وہی جڑیں بنی رہیں اور یہ شاخیں بن کر اُن سے رس چوستے رہیں بلکہ خود اپنے اپنے ملک میں جڑیں قائم کریں لیکن بڑ کی شان کے ساتھ، وفاداری کے ساتھ اپنی جڑیں قائم کر کے اصل درخت سے الگ نہ ہوں بلکہ اس کا وجود بنے رہیں تب ان پر حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی یہ توقع صادق ہو گی کہ اے میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو۔ اگر انہوں نے جڑیں الگ کر لیں اور اپنے درخت بھی الگ کر لئے تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ وہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے وجود کی سرسبز شاخیں نہیں رہیں گی بلکہ کسی اور شیطانی وجود کی شاخیں بن جائیں گی یعنی سابق تعلق کٹ جائے گا اور ایک الگ شخصیت ابھر کر باہر نکلے گی جس کا اللہ کے قائم کردہ (-) سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ پس اسی وجہ سے میں نے باقاعدہ سوچ کر انتخاب کر کے بڑ کے درخت کی مثال آپ کے سامنے رکھی ہے۔ جڑیں ضرور بنائیں مگر اصل کے ساتھ ہمیشہ وابستہ اور پیوستہ رہیں۔ اسی میں آپ کی امید بہار ہے اسی سے آپ (اللہ نے چاہا تو) ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیکی کے کاموں میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

جاپان کا نمبر ساتواں ہے اور ناروے کا آٹھواں اور ماریشس کا نواں اور سوئٹزر لینڈ کا دسواں یعنی چندہ کی ادائیگی کے لحاظ سے خدا کے فضل سے یہ پہلی دس جماعتیں ہیں۔ جنہوں نے نمایاں طور پر وقفِ جدید کا چندہ ادا کیا ہے۔

وعدے کے مقابلے پر غیر معمولی ادائیگی

جن جماعتوں نے وعدہ کے مقابل پر غیر معمولی طور پر زائد وصولی کی ہے ان میں امریکہ جیسا کہ میں نے ذکر کیا تھا سب سے اوّل ہے۔ ان کا وعدہ -/۲۹،۸۲۹ پاؤنڈ تھا اور وصولی -/۵۵،۸۰۱ ہوئی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو اپنے وعدہ پر ۸۷،۰۶٪ زائد ادا کرنے کی توفیق ملی۔ یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ مالی قربانی کا وعدہ کرنا عموماً اس کی نسبت آسان ہوا کرتا ہے کہ پھر ادائیگی بھی کی جائے اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب سال ختم ہونے کا وقت آتا ہے تو جماعتوں کو اور کارکنوں کو یہی خطرہ ہوتا ہے کہ ہم وعدہ پورا کر سکیں گے کہ نہیں۔ اس پہلو سے امریکہ دنیا کی ساری جماعتوں سے آگے بڑھا ہے اور پاکستان اس میں شامل ہے۔ پاکستان بھی اپنے وعدے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مطابق اس طرح وصولی نہیں کر سکا جس طرح امریکہ نے کی ہے اور غیر معمولی طور پر زیادہ کی ہے۔ دوسرے نمبر پر کینیڈا کی باری ہے۔ ان کا وعدہ پندرہ ہزار تھا اور ۲۴ ہزار ۲۳۸ وصولی ہوئی گویا کہ ۵۸ء۶۱ فیصد اضافہ وعدہ کے مقابل پر وصولی میں ہوا اور پھر جرمنی کی باری نمبر ۳ پر ہے۔ ۳۲ ہزار ۶۵۳ وعدہ تھا۔ یہ وہی وعدہ ہے جس پر نظر کر کے امیر صاحب امریکہ سمجھتے تھے کہ اب تو جرمنی کو ہم نے وہ مارا اور وہ مارا۔ بہت پیچھے رہ جائے گا۔ لیکن ان کو بھی خدا نے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور ۳۲ ہزار کے وعدے کے مقابل پر ۵۲ ہزار ۴۶۰ کی وصولی ہوئی۔ اس طرح انہوں نے وعدے میں ۶۵ء۶۰ فیصد اضافے کے ساتھ چندہ ادا کیا۔

چندہ دہندگان کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ

جہاں تک چندہ دہندگان کی تعداد میں غیر معمولی اضافے کا تعلق ہے اس میں اوّل دوم سوم چہارم وغیرہ آنے والے ممالک کے نام پڑھ کر میں سناتا ہوں مگر یہ یاد رکھیں کہ جو بہت چھوٹے ممالک ہیں۔ جن میں تعداد بہت تھوڑی ہے ان کا نام اگرچہ پہلے آجائے گا لیکن خدمت کا جو معیار ہے یہ اس سے ظاہر نہیں ہوگا۔ خدمت کا معیار ان جماعتوں میں ظاہر ہوگا۔ جن جماعتوں میں نسبتاً بہت بڑی تعداد ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں اضافے کئے گئے ہیں۔ یا کم از کم سینکڑوں کی تعداد میں اضافے کئے گئے ہیں۔ پس چھوٹی جماعت ہونے کے لحاظ سے ان کو یہ فائدہ تو پہنچ گیا ہے کہ تھوڑی سی کوشش سے وہ اوّل دوم سوم میں شمار ہونے لگے ہیں لیکن فی الحقیقت کام کی نوعیت اور بوجھ اٹھا کر چلنے کے اعتبار سے بعض بعد میں آنے والے خدمت کے میدان میں ان سے آگے سمجھے جانے چاہئیں۔ بہرحال اس لحاظ سے سہرا سوئٹزرلینڈ کے سر ہے۔ گذشتہ سال ۲۶ تعداد تھی۔ اس سال ۸۳ ہو گئی ہے۔ جبکہ ۲۱۹٪ اضافہ ہے۔ اس کے بعد بیلجیئم کی باری آتی ہے۔ تعداد ۱۷ سے بڑھ کر ۵۴ ہو گئی ہے اور ۲۱۷٪ اضافہ ہے۔ پھر گی آنا کی باری ہے۔ ۱۳ تعداد تھی جو ۲۸ ہو گئی۔ اب دیکھیں کہ اعداد و شمار بعض دفعہ سچ بولنے کے باوجود جھوٹ بول جاتے ہیں۔ یعنی بظاہر ایک سچی بات ہے لیکن جو تأثر ہے وہ جھوٹا ہے۔ گی آنا میں جماعت احمدیہ کی تعداد خدا کے فضل سے کافی ہے اور ان کے لئے ۱۳ ہونا بھی قابلِ شرم ہے اور ۲۸ ہونا بھی قابلِ شرم ہے۔ اس لئے محض اعداد و شمار کافی نہیں ہوا کرتے۔ اعداد و شمار کے ساتھ اس کے ماحول کی کچھ باتیں ہیں۔ ان کو دیکھنے کے بعد اعداد و شمار کا پیغام صحیح پہنچا کرتا ہے ورنہ JUGGLING WITH FIGURES محاورہ ہے۔ یہ کر کے حکومتیں بعض دفعہ اپنے بجٹ کے بالکل مختلف حالات پیش کر دیتی ہیں۔ حالانکہ اعداد و شمار درست ہوتے ہیں۔ اپنی مرضی کی بات ہے کہ کس قسم کے اعداد و شمار کو کس طرح پیش کیا جائے۔ اب دیکھیں نا جب ہم بھی مختلف زاویوں سے پہلو بدل بدل کر اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھتے ہیں جیسا کہ:

گوئٹے مالا کی تعداد ۷ تھی ۱۳ ہو گئی لیکن یہاں واقعی گوئٹے مالا نسبتاً زیادہ قابلِ داد ہے کیونکہ گی آنا کے مقابل پر گوئٹے مالا کے احمدیوں کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے۔ کیونکہ ابھی نیا مشن قائم ہوا ہے۔ اس پہلو سے ۷ کا ۱۳ ہونا اللہ کے فضل کے ساتھ یقیناً معنی رکھتا ہے اور (اللہ نے چاہا تو) اس میں اور بھی اضافے ہوں گے۔

اب ہم امریکہ اور جرمنی کی طرف آتے ہیں۔ امریکہ کے چندہ دہندگان کی تعداد گذشتہ سال ۱۶۲۳ تھی۔ امسال یہ بڑھ کر خدا کے فضل سے ۲۵۴۸ ہوئی ہے۔ ۱۶۲۳ کو ۲۵۴۸ میں بدلنا یقیناً محنت طلب کام ہے۔ کافی وسیع پیمانے پر لمبے عرصہ تک محنت کی گئی ہوگی۔ جرمنی میں ۳۵۷۰ تعداد تھی جو بڑھ کر ۵۵۶۰ ہوئی ہے۔ تقریباً دو ہزار نئے چندہ دہندگان شامل کئے گئے ہیں۔ یہ بھی بہت بڑی کامیابی ہے۔ بہت عظیم اور مسلسل محنت کی مظہر کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ آگے سے آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ کینیڈا نے بھی تعداد بڑھانے میں غیر معمولی ترقی کی ہے۔ ان کی رپورٹ جب میں آپ کے سامنے رکھوں گا تو اس میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

اعلیٰ کارکردگی دکھانے والی جماعتوں کا ذکر مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کیلئے ہے

جماعت احمدیہ عالمگیر کی پہلی دس جماعتیں جو فی کس چندے کے لحاظ سے سب سے آگے ہیں اب میں ان کی فہرست آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جن جماعتوں کو بہت اعلیٰ کارکردگی دکھانے کی توفیق ملی ہے ان کے نام صرف فخریہ طور پر نہیں پڑھے جاتے بلکہ ایک تو مسابقت کی روح آگے بڑھانے کے لئے پڑھے جاتے ہیں۔ تاکہ جن جماعتوں میں یہ روح کچھ مدھم ہے وہ جاگ اٹھے۔ کچھ چمک اٹھے۔ نئے ولولے پیدا ہوں۔ دوسرا بڑا مقصد ان جماعتوں کے لئے دعا کی

تحریک کرنا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی ہر بات کی تان بالآخر دعا پر ٹوٹتی ہے۔ پس جب ان جماعتوں کے لئے آپ دعا کریں تو اُن کمزور جماعتوں کے لئے بھی دعا کریں جن کو ابھی تک قربانی کے میدان میں آگے آنے کی توفیق نہیں ملی تاکہ ہمارے مقابلے صرف دو یا تین گھوڑوں میں نہ رہیں بلکہ چالیس پچاس ساٹھ گھوڑے گردن کے ساتھ گردن ملا کر دوڑ رہے ہوں اور کچھ پتہ نہ ہو کہ کون آگے نکلے گا۔ یہ وہ جذبہ ہے جو قرآن کریم کی اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے کہ (—) خدا تعالیٰ نے ہر قوم کے لئے ایک نصب العین مقرر فرما دیا ہے اور (—) تمہارے لئے نصب العین یہ ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے مسابقت کرو۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ مسلسل دوڑتے ہوئے نیکیوں کے میدان میں دوسرے بھائیوں کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کرو۔ جس ملک میں ہم رہتے ہیں یہاں لوگ گھڑ دوڑ کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات خوب اچھی طرح جاگزین ہو چکی ہے کہ جب ایک سے زیادہ صلاحیت والے گھوڑے اکٹھا دوڑتے ہیں تو کیسا خوبصورت منظر سامنے آتا ہے اور کس طرح جوئے باز جو ہیں وہ اپنے آپ کو بے بس اور بے طاقت محسوس کرتے ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ کونسا گھوڑا آگے نکل آئے گا۔ بعض دفعہ پانچ پانچ، چھ چھ، سات سات گھوڑوں میں یہ مقابلہ ہو رہا ہوتا ہے لیکن (—) یہ نیکیوں کے میدان میں دوڑنے والے ہیں۔ یہاں شیطانی شرطیں نہیں بدی جاتیں لیکن نیک توقعات رکھی جاتی ہیں اور دعاؤں کے مقابلے ساتھ ساتھ ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس یہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے اس کے مضمون کو دعاؤں کے ساتھ باندھنا ضروری ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگر ساری جماعت یہ دعا کرے کہ اللہ کرے کہ نیکیوں کے میدان میں (—) گھوڑے کثرت کے ساتھ اس تیزی سے ایک دوسرے کے شریک ہو جائیں کہ آخر وقت تک دل دھڑکتے رہیں۔ پتہ نہ چلے کہ کون آگے بڑھ جائے گا۔ پھر خدا کی عطاء کردہ توفیق سے کچھ گھوڑے باہر نکلیں اور آگے بڑھیں تو ایک بہت ہی عظیم روحانی لطف پیدا کرنے والا منظر ہوگا جو اپنی شان میں نرالا ہوگا۔ ایسی کوئی اور چیز دنیا میں دکھائی نہیں دے گی۔ یہ منظر یکتا ہوگا اور یہ منظر پیدا ہو رہا ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعتیں اس طرف آگے قدم بڑھا رہی ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر جماعت یہ دعائیں کرے کہ اے خدا! کثرت سے ساری جماعتیں نیکی کے میدان میں قدم سے قدم ملا کر دوڑیں اور خوب آگے نکلنے کی کوشش کریں تو اللہ کے فضل سے دعاؤں کے ذریعہ ساری دنیا کی دوسری قومیں ہم سے بہت پیچھے رہ جائیں گی۔ ساری جماعت اگر نیکیوں میں آگے قدم بڑھانے لگے تو انقلاب بہت تیزی سے برپا ہو سکتا ہے۔

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں میں بارہا آپ کو بتا چکا ہوں کہ جماعت کا سواں حصہ بھی نہیں ہے جو فی الحقیقت دعاؤں اور حکمت کے ساتھ ارادے باندھ کر، اپنے کام پر نظر رکھتے ہوئے، اپنی کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے، ان کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ اگر ننانوے باقی حصے بھی ساتھ شامل ہو جائیں تو رفتار سو گنا ہو جائے گی۔ کیفیت ہی بدل جائے گی۔ جماعت چند سالوں میں دیکھتے دیکھتے کہیں سے کہیں پہنچ جائے گی۔

— — — — — — — — — — — — —

— — — ابھی یہ بجلی کا کوندا یہاں سے گذرا ہے اور کہاں سے کہاں پہنچ گیا تو تیز رفتاری میں اس طرح آپ آگے بڑھ سکتے ہیں آپ کو خدا تعالیٰ نے صلاحیت بخشی ہے۔ نیکی کے میدانوں میں آگے بڑھنے کے لئے آپ کو اس زمانے میں بنایا گیا ہے۔ (—) پس میں امید رکھتا ہوں کہ صرف چندوں کی بات میں نہیں، ہر نیکی میں (اللہ نے چاہا تو) جماعت انفرادی طور پر بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی اور جماعتی لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی۔

فی کس قربانی میں جاپان اوّل ہے

فی کس قربانی میں جاپان حسب سابق نمبر ایک ہے۔ یہ وہ میدان ہے جس میں وہ (جیسا کہ اللہ نے چاہا ہے) کسی کو آگے نہیں نکلنے دیتے۔ اس وقت وہ میری بات سن رہے ہوں گے اور ضرور ہنس رہے ہوں گے۔ کہ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) پھر بھی ہمارا نام آیا ہے۔ اللہ کرے کہ آپ کا نام آگے رہے مگر دوسروں کو بھی میں کہتا ہوں کہ جاپان کو ہرانے کی کوشش تو کریں۔ اس کے ہارنے سے مجھے خوشی نہیں ہوگی۔ آپ کے جیتنے سے خوشی ہوگی۔ خوشی تو پھر بھی خوشی رہے گی۔ اس پہلو سے گوئٹے مالا دیکھیں (جیسا کہ اللہ نے چاہا ہے) نمبر دو آگیا ہے۔ جاپان میں وقفِ جدید کا فی کس چندہ ۳۶ء۲۰ پاؤنڈ ہے اور گوئٹے مالا میں ۳۴ء۹۲ پاؤنڈ ہے۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے جو انہوں نے حاصل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہے کیونکہ گوئٹے مالا نسبتاً ایک بہت غریب ملک ہے اور وہاں فی کس احمدی کی آمد دنیا کی دوسری جماعتوں سے بہت کم ہے لیکن اللہ کا بڑا احسان ہے کہ ان کو اس میدان میں بہت آگے بڑھنے کی توفیق عطا ہوئی۔ بیلجیئم نمبر ۳ ہے۔ بیلجیئم بھی ان جماعتوں میں سے ہے جو خدا کے فضل سے تیزی سے ترقی کر رہی ہیں۔ جماعت بیلجیئم آگے بڑھ رہی ہے۔ (دعوت الی اللہ) میں بھی بیدار ہو رہی ہے۔ چندوں میں بھی آگے نکل رہی ہے۔ کیپٹن شمیم خالد صاحب جو پہلے نیوی میں ہوا کرتے تھے۔ وقف کر کے بڑے ولولے اور بڑی قربانی کی روح کے ساتھ انہوں نے اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کیا تھا۔ کافی لمبا عرصہ فرانسیسی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور مرکزی دفتروں میں تجربے حاصل کرنے کے بعد اب بیلجیئم میں امیر جماعت ہیں اور (مربی) انچارج بھی تو جب سے یہ تشریف لائے ہیں خدا کے فضل سے جماعت بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ ان کی فی کس اوسط ۳۴،۸۸ پاؤنڈ ہے اور بیلجیئم کے احمدیوں کے حالات میں جانتا ہوں۔ معمولی آمد کے لوگ ہیں۔ کوئی غیر معمولی کمائی والے میں نے وہاں نہیں دیکھے۔ اس لحاظ سے خدا کے فضل سے بہت اعلیٰ پائے کی قربانی ہے۔ سوئٹزرلینڈ ۲۴ پاؤنڈ فی کس کے حساب سے نمبر چار بنتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے سلسلہ میں ایک تصحیح بھی ضروری ہے۔ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے وقت فی کس نمایاں قربانی کرنے والی جماعتوں میں سوئٹزرلینڈ کا نام شامل ہونے سے رہ گیا تھا۔ ان کا معیار قربانی دراصل ۱۲۱ پاؤنڈ فی چندہ دہندہ تھا جبکہ غلطی سے ۱۲ پاؤنڈ لکھا گیا۔ یعنی ۱۲۱ میں سے آخری ایک لکھنے سے رہ گیا تو میں نے جب ۱۲ پاؤنڈ اعلان کیا تو وہاں سے بہت دردناک احتجاج کا خط آیا کہ ہم تو چندے اکٹھے کرتے کرتے رہ گئے اور اس طرح لوگوں نے قربانیاں دیں اور آپ نے ۱۲۱ کو ۱۲ بنا دیا تو اب میں بڑی معذرت کے ساتھ اور شرمندگی کے ساتھ اس غلطی کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ان کا چندہ تحریک جدید ۱۲۱ فی کس تھا لیکن جاپان کو پھر بھی پیچھے نہیں چھوڑ سکے۔ وہ پھر بھی آگے ہی رہتا ہے۔ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے)۔ بہرحال یہ اب بھی چوتھے نمبر پر ہیں۔ امریکہ ۲۱،۸۹ فی کس تک پہنچ گیا ہے۔ ساؤتھ افریقہ ۱۸،۹۰ اور کوریا ۱۳،۰۰ پاؤنڈ اور ڈنمارک ۱۱،۰۳ پاؤنڈ اور فرانس ۱۰،۴۷ پاؤنڈ اور جرمنی ۹،۴۳ پاؤنڈ۔

جرمنی بظاہر بہت پیچھے دکھائی دے رہا ہے لیکن جرمنی میں احمدی کی فی کس آمد اتنی زیادہ نہیں ہے جتنا اُن کے چندوں سے معلوم ہوتا ہے۔ بچوں وغیرہ کی بہت بڑی تعداد ہے جو بغیر کسی آمد کے ہیں اور جرمنی میں باقی سب تحریکوں میں بھی چونکہ بہت محنت کے ساتھ ہر احمدی کو شامل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس لئے جرمنی کو اتنا پیچھے نہ سمجھیں۔ یہ اعداد و شمار کے قصے ہیں۔ یہ ان کے کرشمے ہیں۔ بعض اچھے کام کرنے والوں کو پیچھے دکھاتے ہیں۔ بعض کمزور کام کرنے والوں کو آگے دکھا دیتے ہیں۔ اصل دعا تو یہ کرنی چاہیئے۔ کہ اعداد و شمار کی زبان میں نہیں بلکہ خدا کے ہاں ہم آگے لکھے جائیں۔ اللہ کی نظر میں ہمارا مقام بلند ہو۔ اگر یہ نصیب ہو جائے تو اعداد و شمار کی زبان کچھ بھی کہتی رہے اس کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی مگر انسانی کمزوریاں ہیں۔ مجبوریاں ہیں۔ بات سمجھانے کیلئے اعداد و شمار کی زبان بھی ضرور استعمال کرنی پڑتی ہے۔ اس کے فائدے بھی پہنچتے ہیں۔

بیرون پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش کی جو مجموعی شکل ہے وہ یہ بنتی ہے۔ یہ وہ تین ملک ہیں جہاں آغاز ہی سے تحریک جاری تھی۔ نئے دَور میں جو تحریک۔ ان کے علاوہ باقی ممالک میں جاری ہوئی ہے۔ ان کی مجموعی وصولی ایک لاکھ ۹۲ ہزار ۴۱۱ پاؤنڈ بنتی ہے اور تعداد مجاہدین ۲۲ ہزار ۶۸۲ ہے۔ سالِ گذشتہ سے موازنہ کے لحاظ سے آپ دیکھیں کہ پاکستان، ہندوستان بنگلہ دیش کے علاوہ جماعتوں نے واقعۃً بہت ہی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا ہے۔ سنہ ۹۱ء میں وعدہ جات ۹۶،۵۹۸ تھے۔ وصولی ایک لاکھ ۵ ہزار ۹۶۳ تھی۔ سنہ ۱۹۹۲ء میں وعدہ جات ایک لاکھ ۳۱ ہزار ۶۷۴ تھے جبکہ وصولی ایک لاکھ ۹۲ ہزار ۴۱۱ ہے۔ گویا کہ وعدوں کے مقابل پر وصولی میں بھی نہ صرف اضافہ ہے بلکہ اضافے کی رفتار میں بھی اضافہ ہے یعنی پچھلے سال ۳۸،۳۸ % اضافہ تھا امسال ۸۱،۵۸ % اضافہ ہے۔ تو اللہ کرے کہ یہ رفتار اسی طرح آگے بڑھتی رہے۔ تعداد مجاہدین کے لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں فرق ہے۔ ۱۸ ہزار کے مقابل پر ۲۲ ہزار ۶۸۲ تعداد بنی ہے۔ جو ۴۴۹۹ اضافے کی مظہر ہے۔

گذشتہ سال سنہ ۱۹۹۰ء کے آخر پر جب یہ رپورٹ مجھے پیش کی گئی تو میں نے مال والوں سے اس توقع کا اظہار کیا یا شاید خطبہ میں کہا ہوگا۔ کہ بیرون پاکستان عنقریب چندہ وقف جدید (اللہ نے چاہا تو) ایک کروڑ تک پہنچ سکتا ہے۔

اب تک جو وصولیاں ہوئی ہیں اس کو اگر ہم پاکستانی روپوں میں تبدیل کریں تو تین ممالک کو چھوڑ کر باقی ممالک کی کل وصولی ۷۶ لاکھ ۹۶ ہزار روپے ہو گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ عنقریب اگلے سال یا اس سے اگلے سال (اللہ نے چاہا تو) یہ کروڑ سے اوپر نکل جائے گی۔

افریقہ کے مقامی معلمین کی اعلیٰ کارکردگی

افریقہ کے ممالک میں بہت ہی زیادہ غربت ہے اور جب میں ان کے اعداد و شمار پڑھ کر سناتا ہوں تو اُن کو تخفیف کی نظر سے نہ دیکھیں۔ رحم کی نظر سے بھی دیکھیں اور دعا کی نظر سے دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی توفیق بڑھائے ورنہ مجھے علم ہے کہ افریقہ کے ممالک میں خدا کے فضل سے اخلاص کے لحاظ سے کوئی کمی نہیں ہے۔ لیکن صرف ایک وجہ نہیں ہے کہ وہ وقف جدید کی تحریک میں اتنا پیچھے رہ گئے ہیں۔ ایک اور وجہ یہ ہے کہ وقف جدید کے سیکرٹریان کا قصور معلوم ہوتا ہے ورنہ بعض دوسری مالی تحریکات میں وہ تصویر جو وقف جدید نے پیش کی ہے اس سے بہت بہتر تصویر ابھرتی ہے تو یہ اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ انتظامیہ کا قصور ہے۔ وقف جدید کو اہمیت نہیں دی گئی حالانکہ وقف جدید کا نظام وہاں واقعۃً جاری ہو چکا ہے۔ دیہاتی معلّمین جگہ جگہ کام کر رہے ہیں اور بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ بلکہ ہمارے مرکزی (مربیان) جو ہیں۔ وہ دیہاتی معلّمین کے محتاج رہتے ہیں۔ کیونکہ افریقہ کے دیہاتی معلّمین میں تقریر کا ایک ایسا ملکہ ہے کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ ان کا کوئی روایتی فن ہے۔ جو اُن کے خون میں چلا آ رہا ہے۔ اس لئے معمولی تعلیم والے بھی جب کسی صاحب علم کا ساتھ دیتے ہیں تو اُس کی ہر بات کو ایسی عمدگی سے پیش کرتے ہیں کہ ایک تموّج سُننے والوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ یوں لگتا ہے جیسے آواز کی لہریں آپ دیکھنے لگ گئے ہیں۔ ان کے اندر عجیب قسم کی سنسناہٹ سی دوڑنے لگی ہے۔ میں جب دورے پر وہاں گیا تھا تو بڑے بڑے عالم میری تقریر کے ترجمے ایسے نہیں کرتے تھے جتنا یہ دیہاتی معلّم کرتے تھے۔ بہت غریبانہ حالت میں یہ بیچارے کام کر رہے ہیں۔ اگر افریقہ کے ممالک وقف جدید کی طرف توجہ کریں تو یہ سارا روپیہ انہی معلّمین کی فلاح و بہبود پر استعمال ہوگا۔ اور اب ہم باہر کی جگہوں سے جو روپیہ لا کر ان پر خرچ کرتے ہیں پھر (اللہ نے چاہا تو) مقامی طور پر افریقہ خود اس کام کو سنبھال لے گا۔

وقفِ جدید میں افریقہ کی صورت حال

بہرحال ماریشس صفِ اوّل پر ہے۔ وہ ظاہر بات ہے کیونکہ ماریشس کا معیارِ زندگی باقی افریقہ سے بہت اونچا ہے۔ نائیجیریا کی وصولی صرف ۵۳۶ پاؤنڈ ہے اور یہ ماننے والی بات نظر نہیں آتی۔ جتنا مرضی غربت کو آپ اس کا ذمہ دار قرار دے دیں اوّل تو نائیجیریا اتنا غریب ہے ہی نہیں جتنا باقی افریقہ کے دوسرے ملک ہو چکے ہیں اور دوسرے وہاں کی جماعت کو میں جانتا ہوں بڑے بڑے مخلص قربانی کرنے والے ایسے بھی ہیں جنہوں نے بڑی بڑی جائیدادیں جماعت کے سامنے پیش کی ہیں۔ کافی صاحبِ حیثیت لوگ ہیں تو یہ قصور جو بھی ہے یا امارت کا قصور ہے یا سیکرٹری وقفِ جدید کا قصور ہے اور الگ الگ بھی نہیں کہنا چاہیئے۔ دونوں کا مل کر ہے بہرحال۔ امیر بھی ذمہ دار ہے اور سیکرٹری بھی ذمہ دار ہے۔

بینین ۴۷۸ پاؤنڈ ہے صرف۔ ساؤتھ افریقہ صرف ۴۱۶ پاؤنڈ ہے۔ گیمبیا صرف ۳۷۰ پاؤنڈ ہے مگر گیمبیا کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہاں واقعۃً بہت غربت ہے۔ اور جو روزمرہ کے چندے ہیں ان میں وہ اللہ کے فضل سے ذمہ داری سے ادائیگی کرتے ہیں اور جتنی مجھے توقع تھی اس سے زیادہ ذمہ داری سے وہ ماہانہ چندے ادا کرنے والے ہیں۔ اور یہ رجحان اب خدا کے فضل سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ سیرالیون ۳۱۷ پاؤنڈ ہے۔ کینیا ۲۴۸ ہے۔ یہ تو کسی طرح بھی قابلِ فہم نہیں ہے۔ کینیا میں ایک بڑی تعداد ایسے متموّل پاکستانی دوستوں کی بھی ہے اور درمیانی طبقے کی بھی ہے۔ کہ اگر وہی وقفِ جدید میں مسابقت کی روح سے حصہ لیں تو سینکڑوں کی بجائے ہزاروں تک تو آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور اب تو کینیا میں تیزی سے افریقن لوگوں میں بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ پھیل رہی ہے۔ اس سے پہلے یہ کمزوری تھی کہ افریقن قوموں میں جماعت کا نفوذ کم تھا لیکن اب یہ کمزوری ختم ہو چکی ہے اور بڑی تیزی سے افریقن قوموں میں نفوذ ہو رہا ہے۔ اور وہ بھی خدا کے فضل سے چندے کے معاملہ میں پیچھے رہنے والے لوگ نہیں ہیں۔ غریب ہیں مگر دل کے امیر ہیں۔ پس یہ جو تصویر ہے یہ بھی جماعت کے انتظام کی کمزوری کی تصویر ہے نہ کہ ان لوگوں کی اقتصادی یا دینی حالت کی تصویر۔ تنزانیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی اسی پہلو سے قابلِ توجہ ہے۔ اس کی وصولی صرف ٢٣١ ہے۔ آئیوری کوسٹ ١٧٤ اور یوگنڈا ٨٣ پاؤنڈ، حالانکہ یوگنڈا ایسے مَیں خود جانتا ہوں کہ بعض یوگنڈن احمدی ایسے ہیں کہ وہ اکیلے بھی باقی چندوں کے علاوہ سینکڑوں پاؤنڈ دے سکتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ جنہوں نے تحریک کرنی تھی۔ جنہوں نے اہمیت سمجھانی تھی وہ افسوس ہے کہ اس معاملہ میں ناکام رہے ہیں۔

مشرقِ بعید کے ممالک میں کل ادائیگی کے لحاظ سے انڈونیشیا نمبر ایک، جاپان نمبر ٢، آسٹریلیا نمبر ٣، سنگاپور نمبر ٤، فجی نمبر ٥ اور پہلی تین پوزیشنوں میں فی کس قربانی کے لحاظ سے جاپان، کوریا اور سنگاپور آتے ہیں۔

پاکستان میں کراچی اوّل رہا

پاکستان میں کراچی نمبر ایک ہے۔ ربوہ ٢- لاہور ٣- فیصل آباد ٤- سیالکوٹ ٥- راولپنڈی ٦- گجرات ٧- سرگودھا ٨- اسلام آباد ٩ اور گوجرانوالہ نمبر ١٠ پر ہے۔

امریکہ اور کینیڈا کی مساعی کی رپورٹیں

اب مَیں خلاصہ رپورٹ مکرم امیر صاحب یو ایس اے پڑھ کر سناتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ (نیکیوں میں آگے بڑھنے) کے سلسلہ میں جو خصوصی مساعی کی گئی ہیں۔ ان میں ٣٠٠ فیملیز کو دسمبر ١٩٩١ء کے خطبہ کی کیسٹس بھجوائی گئیں اس تاکید کے ساتھ کہ سارے مل کر سنیں اور پھر بتائیں کہ کیا ارادے ہیں۔ بہت عمدہ تجویز تھی اور یقیناً بڑی محنت سے یہ کام کیا گیا ہے۔ وقف جدید کے سلسلہ میں ٦ سال کے خطبات (-) کے متن تمام (مربیان) کو بھجوائے گئے۔ تاکہ وہ اس کی روشنی میں احباب کو توجہ دلائیں۔ ١٤ جماعتوں نے ہفتہ وقف جدید منایا۔ مکرم انور محمود خانصاحب جو نیشنل سیکرٹری ہیں انہوں نے ایسٹ اور ویسٹ کوسٹ کی جماعتوں کا دورہ کرکے احباب کو تقاریر کے ذریعہ خصوصی توجہ دلائی۔ ٢٠ افراد جماعت نے کم سے کم ایک ہزار ڈالر پیش کرنے کا وعدہ کیا اور ادا کر دیئے اور لجنہ نے بھی غیر معمولی تعاون کیا اور بارہ سال سے کم عمر کے ٥٦١ بچوں کو لجنہ کی کوششوں سے داخل کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وصولی ٨٧ ہزار ٥١ ڈالر ہوئی جو ١٩٩١ء کی وصولی کے مقابل پر ٢١٦٪ اضافے کے ساتھ ہوئی ہے۔

اب آخر پر کینیڈا کی رپورٹ کا خلاصہ سنا دیتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ کینیڈا نے وقف جدید میں مجموعی وصولی ٢٥ ہزار ٦٦٦ کے مقابل پر امسال ٤٨ ہزار ٢٣٤ ڈالر کی وصولی پیش کی ہے۔ گذشتہ سال ٢٥٠٠ افراد شامل تھے۔ امسال ٣٤٨٠ شامل ہوئے ہیں۔ اور بعض جماعتوں کے ١٠٠ فیصد افراد اس تحریک میں شامل ہوگئے ہیں اور یہ بہت بڑی چیز ہے۔ ١٠٠ فیصد افراد کے شامل ہونے کے لحاظ سے میرا خیال ہے دنیا بھر میں کینیڈا کے مقابل پر اور کوئی ملک نہیں ہے۔ ١٠٠ فیصد افراد شامل کرنے والی جماعتوں میں کیلگری، وینکوور، رجائنہ، لنڈن (اونٹاریو)، بارھم، سکاربرو، مالٹن، ایڈمنٹن، سسکاٹون، سنٹرل ٹورانٹو، مسی ساگا اور وان کی جماعتیں شامل ہیں۔

ہمارے مبارک احمد صاحب نذیر جو نذیر احمد صاحب علی کے صاحبزادے ہیں۔ اور وقف کیا ہوا ہے۔ باقاعدہ جامعہ میں تعلیم تو نہیں حاصل کی لیکن دینی علم چونکہ کافی تھا۔ اس لئے ان کو جامعہ کی تعلیم کے بغیر ہی میدان میں بھیج دیا گیا۔ انہوں نے بہت محنت کی ہے۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بعض جگہ منفی تیس (٣٠) درجے ٹمپریچر تھا اور یہ اپنی ایک ٹیم بنا کر ایک ایک گھر پہنچے اور دروازے کھٹکھٹائے اور ان کو بیدار کیا۔ اور وصولیاں لے کر آئے۔ اس وجہ سے اس سارے علاقہ میں خدا کے فضل سے اکثر جماعتیں اب یہ کہہ سکتی ہیں کہ ہمارے ١٠٠ فیصد افراد وقفِ جدید میں شامل ہوگئے ہیں، تو یہ ایک بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی۔ اب چونکہ وقت ختم ہو چکا ہے اس لئے باقی باتیں مَیں (اللہ نے چاہا تو) آئندہ جمعہ میں پیش کروں گا۔

یاد رکھیں کل صبح یہاں کے وقت کے مطابق ١٠ بجے قادیان کے جلسہ میں ہماری شمولیت ہوگی اور پرسوں ناغہ ہے پھر آخری دن (اللہ نے چاہا تو) پیر کے روز ١٠ بجے قادیان کے جلسہ میں شمولیت ہوگی۔ ابھی اطلاع ملی ہے کہ اس وقت وہاں جلسہ کے ٥٠٠٠ شرکاء ہمارے ساتھ اللہ کے فضل کے ساتھ جمعہ میں شامل ہیں اور کل (اللہ نے چاہا تو) یہ تعداد اور بھی بڑھ جائے گی۔ اب مَیں اجازت چاہتا ہوں۔ پھر (اللہ نے چاہا تو) کل دوبارہ حاضر ہوں گا۔ پرسوں ناغہ۔ پیر کو پھر (اللہ نے چاہا تو) اسی وقت ایک گھنٹہ کے لئے اختتامی خطاب ہوگا اور آئندہ جمعہ یکم کو آئے گا یعنی اگلے سال کا آغاز جمعہ کے روز ہو رہا ہوگا۔ تو ساری دنیا کو نئے سال کی مبارکباد (اللہ نے چاہا تو) اگلے جمعہ میں پیش کی جائے گی۔ (سلام)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ٢٨٧٧٧ میں منیر احمد شمس ولد عبدالکریم صاحب قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر ١٩ سال بیعت ١٩٨٤ء ساکن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٩٢-١٠-١٣ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ /٤٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منیر احمد شمس ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ١۔ مبشر احمد کاہلوں استاد جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد نمبر ٢۔ منیر احمد عارف وصیت نمبر ١٤٥٧٦۔

مسل نمبر ٢٨٧٧٨ میں میاں قمر احمد ولد میاں مبشر احمد قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ١٩ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات گوندل پورہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٩٢-١٠-١٢ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /٤٥٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ قمر احمد گواہ شد نمبر ١۔ میاں مبشر احمد ولد میاں برکتے علی وصیت نمبر ١٧٢٢٠ گواہ شد نمبر ٢۔ مبشر احمد کاہلوں استاد جامعہ احمدیہ۔

مسل نمبر ٢٨٧٧٩ میں لیاقت احمد شاہد ولد ڈاکٹر غلام محمد حق قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر ٢٠ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ١٦٦ مراد حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٩٢-١٠-١٣ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /٢٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس

باقی ص ٧ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم ندیم احمد خالد بٹ صاحب ابن مکرم عبد المجید خالد بٹ صاحب کا نکاح ہمراہ محترمہ ثمینہ شاہین صاحبہ بنت مکرم چوہدری منظور احمد صاحب فیصل آباد۔ مورخہ ۲۹ جنوری ۹۳ء کو مکرم چوہدری ظفر اللہ چیمہ صاحب نے بیت الفضل فیصل آباد میں بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم خالد حفیظ صاحب معلم وقف جدید حال نگر پارکر کو اللہ تعالےٰ نے ۱۸ دسمبر ۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "طارق نوید خالد" تجویز ہوا ہے۔

○ مکرم محمد اشرف جاوید صاحب ابن مکرم محمد ارشد صاحب کاتب کو مورخہ ۵ فروری ۹۳ء اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس سابق ہیڈ کاتب الفضل کا پڑپوتا اور مکرم طاہر احمد صاحب تنویر آف میرپور ماتھیلو کا نواسہ ہے۔

○ مکرم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا پوتا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "فراز احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔

احباب ان بچوں کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم سید عبد الحی صاحب (سابق مربی انڈونیشیا) بہت دنوں سے شدید دمہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہے سہارے کے بغیر ان کے لئے چلنا بہت دشوار ہے۔

○ مکرم سید عبید اللہ شاہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کو مورخہ ۳۱ جنوری ۹۳ء کی رات کو شدید فالج کا اٹیک ہوا۔ جسکے باعث دائیں سائیڈ اور زبان متاثر ہوئی ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب تنگی حال کراچی بعارضہ فالج علیل ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ عزیز فہیم احمد ابن مکرم نصیر الدین بھٹی صاحب ربوہ تلی اور جگر کے بڑھ جانے کی وجہ سے بیمار ہے۔

○ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب (ریٹائرڈ) گولبازار ربوہ کی دونوں آنکھوں میں کالا اور سفید موتیا اتر رہا ہے جس کی وجہ سے نظر پر بہت اثر ہے۔

○ مکرم انیس احمد خان صاحب مغلپورہ لاہور کی والدہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ریلوے ہسپتال مغلپورہ میں ہوا ہے نیز وہ دل کے عارضہ اور شوگر کی وجہ سے بھی بہت عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں

اسی طرح ان کے والد صاحب بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار رہیں۔

○ مکرم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب لاہور کو گذشتہ نومبر میں برین ہیمرج ہوا تھا جس سے جسم کا دایاں حصہ مفلوج ہوا تھا۔ اگرچہ مرض میں افاقہ ہے مگر اعصابی کمزوری بہت ہے

○ مکرم شیخ محمد عالم زاہد صاحب و شیخ محمد اسلم صاحب لاہور بعارضہ قلب و شوگر و ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک لعل خاں صاحب اعوان ابن مکرم اللہ یار خاں صاحب پچند ضلع اٹک بعمر ۷۱ سال مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ 1/9 حصہ کے موصی تھے۔

جنازہ مکرم محمد ابراہیم صاحب نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ ۱۲ سال تک جماعت احمدیہ کوئٹہ کے سیکرٹری مال رہے۔

○ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ ساکن ڈیرہ باجوہ ضلع بہاولنگر ۲۲ جنوری ۱۹۹۳ء کو وفات پا گئیں۔ آپکی عمر ۶۲ سال تھی۔

موصوفہ کا جنازہ مورخہ ۲۳ جنوری کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولوی فرید احمد صاحب تبسم مربی سلسلہ نے پڑھایا جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی

○ ایک عدد سائیکل سہراب مارکہ رنگ سرخ ۲۲" نمبر 57478 BG اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں پہنچا دے۔

بقیہ: صہ ۶

کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ لیاقت احمد شاہد ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ بشیر احمد کاہلوں استاد جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ منیر احمد عارف وصیت نمبر ۱۴۵۷۶

قدیمی ـــــ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی: ـــــ فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-۳۰ گلشن راوی
ملتان: ۷۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

سالِ نو مبارک ہو
ہر قسم کی جائیداد، پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
★ جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد نام ★
پراپرٹی مرکز
عزیز احمد خان ۲۔ بلال مارکیٹ ربوہ

الطاف فرنیشرز
شیخوپورہ روڈ۔ فیصل آباد

خدا کے فضل و کرم سے اب ہم نے ربوہ میں اعلیٰ کوالٹی کے ڈش انٹینا مختلف سائز میں تیار کرنا شروع کر دیئے ہیں جو بہت معیاری اور مضبوط ترین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی موجودہ اور آئندہ کی بھی ضروریات کو بہتر طور پر پورا کرتے ہیں۔
لہٰذا ہر گھر تک ڈش انٹینا پہنچانے کے لئے قیمت بھی کم رکھی ہے۔ آج ہی اپنے آرڈر بک کروائیں۔
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان: ۹۲۹ - ۸۳۱ ۴۴ فون رہائش بشارت احمد خان ۴۸۷

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی ۱۵/-
نور کاجل فی شیشی ۵/-
نور نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس ۶۲۵/-
زد جام عشق ۳۰ گولی ۳۰۰/-
اکسیر معدہ ۸/- ۱۵/- ۳۰/-
قند شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے ۱۰/-
حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے ۱۰/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۸ ر فروری - سردی میں کافی حد تک کمی ہو گئی ہے - نیز دھوپ میں کسی قدر گرمی کا احساس ہونے لگا ہے -

○ وزیر اعظم نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ اگر سندھ میں کسی نے بے زمین ہاریوں کو زمین دینے کے معاملہ میں رکاوٹ ڈالی تو اس کی گردن توڑ کر رکھ دوں گا - انہوں نے پکے کے علاقے میں واقع چار لاکھ ایکڑ سے زائد اراضی کی تیس ہزار بے زمین ہاری خاندانوں میں تقسیم کی تاریخی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرا کوئی سیاسی مقصد نہیں - میری نیت مظلوم عوام کی خدمت ہے -

○ حکومت نے آصف علی زرداری کو بیرون ملک جانے کی اجازت دے دی ہے -

○ امریکی قونصلر نے کہا ہے کہ بینظیر بھٹو نے حکومت کے ساتھ تعاون کر کے اپنی حب الوطنی کا ثبوت دیا ہے -

○ ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی حاجی محمد نواز کھوکھر نے کہا ہے کہ وزراء روزانہ الٹے سیدھے بیان دے کر حکومت کی ساکھ خراب کر رہے ہیں -

○ واشنگٹن پوسٹ کے نامہ نگار کی ایک رپورٹ کے مطابق بمبئی میں فسادات کے بعد دو لاکھ مسلمانوں نے شہر چھوڑ دیا ہے - جنونی ہندوؤں نے فلیٹوں میں گھس کر مسلمانوں پر حملے کئے ہیں اور سینکڑوں کو شہید کر دیا گیا ہے -

○ پیر پگارا نے کہا ہے کہ آئندہ انتخابات میں صدارتی امیدوار نہیں ہوں گا -

○ پیپلز پارٹی آزاد کشمیر نے ۴ اپریل کو کنٹرول لائن توڑنے کا اعلان کر دیا ہے -

○ دفاع کے وزیر سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے عراق کی طرح ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو اسے منہ کی کھانی پڑے گی - نہ ملکی دفاع پر دباؤ قبول کریں گے اور نہ کسی معاملے پر سمجھوتہ ہو گا -

○ ملتان میں طلبہ کے ایک جلوس نے ویڈیو کی دوکان نذر آتش کر دی ہے

○ یونائیٹڈ بنک لیہ سے ڈاکوؤں نے پانچ لاکھ روپے لوٹ لئے ہیں -

○ بی بی سی نے اپنے ایک تبصرے میں کہا ہے کہ پاکستان میں آٹھویں ترمیم کی بنیاد پر نئی سیاسی صف بندی ہونے والی ہے - آٹھویں ترمیم کے حامی صدر غلام اسحٰق خان کے حلقہ بگوش ہیں اور مبصرین اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ پاکستان میں حکومت اور اپوزیشن میں چپقلش کا روایتی دور اب ختم ہو رہا ہے -

○ ایکو کے رکن ممالک کے وزراء خارجہ ان کے مندوبین اور دیگر اعلیٰ حکام نے اتوار کے روز سبی دکوئٹہ، میں منعقد بلدیاتی کنونشن میں شرکت کی -

○ اقلیتی رکن قومی اسمبلی مسٹر طارق قیصر نے گستاخ رسول کو سزائے موت دینے کے قانون کو غیر اسلامی قرار دیا ہے -

○ پاکستان کا تجارتی خسارہ کم ہو گیا ہے - ۹۲-۹۱ء کے پہلے چار ماہ میں خسارہ ۲۴ ارب ۱۲ کروڑ تھا - جو اب کم ہو کر ۲۲ ارب چھ کروڑ رہ گیا ہے -

○ سابق یوگوسلاویہ میں لڑائی کے ۱۹ ماہ کے دوران ۲۸۰۰۰ افراد ہلاک اور دو لاکھ سے زائد بے گھر ہو چکے ہیں -

○ ایک جرمن مال بردار جہاز امدادی سامان لے کر بوسنیا کے دارالحکومت جاتے ہوئے طیارہ شکن توپوں کی زد میں آ کر تباہ ہو گیا -

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے ۷ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں -

○ ڈھاکہ یونیورسٹی کے دو طلباء تنظیموں کے تصادم میں ۵ طلباء ہلاک اور ساٹھ سے زائد زخمی ہو گئے -

○ پیرس میں نسلی تعصب کے خلاف ایک لاکھ افراد نے احتجاجی جلوس نکالا مظاہرین نے مختلف جگہوں پر آگ لگائی اور پولیس پر بوتلیں پھینکیں -

○ دوبئی کے حکمران متحدہ امارات کے نائب صدر اور وزیر اعظم شیخ مکتوم بن راشد المکتوم پاکستان کے چار روزہ دورے پر ۷ فروری کو اسلام آباد پہنچے -

کاتبوں کی ضرورت

روزنامہ الفضل کے لئے کاتبوں کی ضرورت ہے - خواہشمند احباب مینیجر صاحب الفضل سے فوری رابطہ کریں -

(ادارہ)

حبوب مفید اٹھرا | ۱۵ گرام ۱۶/- | ۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے

زدجام عشق خاص ۴۸۰/- روپے

روشن کاجل ۵/- روپے

تریاق معدہ ۱۰/- روپے ، ۲۰/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

NASIR

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

فون ۵۳۴ - ۶۳۴ (۰۴۵۲۴)

رشید برادرز ٹینٹ سروس

گولبازار - ربوہ

نئی اور جدید کراکری کے ساتھ ہر قسم کی معیاری پکوائی کا انتظام موجود ہے

زیر نگرانی : رفیع الدین گولبازار - ربوہ

علاج اور مشورہ کیلئے ـــــ قدیمی ، شہرآفاق

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں

پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

HASHMI ASSOCIATES

(PROPERTY CONSULTANTS)

پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا اور قابل اعتماد ادارہ -

ہاشمی ایسوسی ایٹس

پتہ : - ۵ مہران پلازہ G 9/ مرکز اسلام آباد

فون : ۲۵۳۵۲۶ - ۸۵۲۶۵۹

۲۱۶۵۴۰

ہاضمہ اور پیٹ کا فوری علاج

DIGESTIN (TABLETS) Rs 15/- ڈائی جسٹین

مستقل شفاء کے لئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے - مثلاً پیٹ درد، گیس ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی -

FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور - COLIC CURE 20/- پیٹ درد کیور

PILES CURE 20/- بواسیر کیور - CONSTIPATION CURE 20/- قبض کیور

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں - پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ - فون ۶۷۱ - ۶۰۶

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنوانے ، خریدنے کے لئے

آپ کے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز بلال مارکیٹ نزد ریلوے کراسنگ ربوہ

فون : ۶۸۱ ، ۶۸۲